انہوں نے مثنوی میں اختصار سے کام لیا ہے پھر بھی یہ داستانیں سیکڑوں اشعار پر مشتمل ہیں۔ [1]

خلاصۂ کلام

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ محمود گامی کو کشمیری شاعری میں زندۂ جاوید مقام حاصل ہے۔ اس نے کشمیری شاعری میں ایک نئے دور کی بنیاد ڈالی۔ اس نے شعر و ادب میں نئی نئی اصناف سخن کا اضافہ کیا۔ اس کا کلام اپنے ہم عصر شعراء میں انفرادیت کا حامل ہے بقول ڈاکٹر سید محمد یوسف بخاری، "محمود گامی کے کلام کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں آمد ہے، جذبات کی عکاسی، واقعات اور زبان کی سلاست اور حقیقت نگاری اس کے کلام کی جان ہے۔"

گامی نے زمانے اور شعراء کے مروجہ مزاج کے مدمقابل آکر نئے مزاج سے کشمیری شاعری کو ہم آہنگ کیا، اس میں کوئی شک نہیں کہ محمود کے کلام میں فارسی زبان کا اثر غالب ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ محمود نے ایک ایسے دور میں کشمیری شاعری کی مستقل روایات قائم کیں جبکہ ہر طرف فارسی ہی فارسی چھائی ہوئی تھی، شعراء فارسی سے ہٹ کر لکھنا اپنی توہین خیال کرتے تھے۔ ایسے میں محمود کا کشمیری شاعری کی طرف بھرپور توجہ دینا بڑی دیدہ دلیری کا کام تھا۔ وہ اگرچہ گامی تھا لیکن اس کی زبان خالص سری نگر کی ٹکسالی زبان تھی۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے کلام میں فارسی استعارے اور تشبیہیں غالب ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنا زیادہ تر کلام کشمیری زبان میں ہی موزوں کیا۔ فارسی کا اثر اس کے کلام میں ہونا لازمی امر تھا، کیونکہ وہ جس ماحول کا پروردہ تھا، وہ فارسیت میں رچا بسا تھا۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ محمود یکسر فارسی سے چھٹکارا حاصل کر کے خالص کشمیری میں بات کرتا جبکہ اس نے بڑے بڑے مایہ ناز فارسی شعراء کا بغور مطالعہ کیا تھا اور ان کے کلام کی عظمت کا معترف تھا ان کی زبان دانی اور خیالات کی گہرائی گامی کے شعور میں موجود تھی۔

---

[1] ڈاکٹر یوسف بخاری کشمیری زبان و ادب کی مختصر تاریخ ، صفحہ

[illegible] شاعری ایک [illegible] ہیں جن میں اسے منفرد [illegible] ہے۔ اس کے اثرات اس کی شخصیت اور فن پر مزدور اثر انداز ہوئے [illegible] سو جس شخص کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکا وہی کچھ کامی کے ساتھ ہوا۔ البتہ وہ کافی حد تک فارسیت کے اثرات سے نکل آیا۔ کشمیریت کا عنصر پہلی بار اس کی شاعری میں نمایاں نظر آتا ہے۔ غزل میں رومانیت اور روحانیت پہلو بہ شانہ بشانہ چلنے لگیں۔ متعدد قصے کہانیوں کے کشمیری میں ترجمے ہوئے، وہ کشمیری شاعری میں ایک نئے دور کا بانی خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے دور میں کشمیری باقاعدہ مسلمہ ادبی زبان بن گئی۔ اس دور کے شعراء نے روزمرہ کی زبان کو اپنے کلام میں استعمال کیا، ثقیل اور متروک الفاظ استعمال کرنے کا رواج ختم ہونے لگا، کشمیری زبان میں شگفتگی، نکھار، روانی اور گھلاوٹ پیدا ہوئی اور ادب کا خاصہ ذخیرہ جمع ہونے لگا۔

ختم شد